كتاب الصوم

فضائل و احکام رمضان المبارک

(حصہ دوم)

روزہ کے مسائل

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ:
مرحبا اکیڈمی

سلسلۂ اشاعت نمبر 81

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد — جل جلالہ

کتاب الصوم

فضائل و احکام رمضان المبارک

(حصہ دوم)

روزہ کے مسائل

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 81

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: فضائل واحکام رمضان المبارک (حصہ دوم)

سلسلہ اشاعت: 81 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 40

قیمت: 150 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 22 ذی الحجہ 1419ھ مطابق 9 اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبدالوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

حصہ دوم 4
کِتابُ الصّیام 5
رمضان المبارک کے خصوصی فضائل 5
روزہ کے اسرار کا بیان 5
لیلۃ القدر کی فضیلت 11
فضیلت سورت قدر 12
شب قدر کی فضیلت 13
لیلۃ القدر اور لیلہ مبارکہ 14
فضائل لیلۃ القدر 17
لیلۃ القدر کی تعیین 19
لیلۃ القدر مخفی کیوں ہے؟ 21
لیلۃ القدر کے اوقات کی اہمیت 21
ایک ہزار ماہ کو رات میں تقسیم کریں 22
ہزار مہینوں کی خصوصیت 23
علامات شب قدر 24
شب قدر کی دعا 25
روزہ کے اسرار اور باطنی شرائط 26
فقہاء کی رعایت 34
علمائے آخرت کی غرض صحت سے قبول ہونا ہے 35
روزہ کے معنٰی 36
روزہ کی اصل 37

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

خدامِ اہلِ سُنّت میدانِ عمل میں

از قلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)

(۴ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ......31 جنوری 1971ء)

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے
ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے

ہم شاہِ رسلؐ کی امت ہیں جن پہ ہے نبوت ختم ہوئی
ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے

وہ ساقی کوثرؐ، شافع محشر، جانِ جہاں، محبوب خدا
ہم ختم نبوت کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے

اصحابؓ نبیؐ، ازواجؓ نبیؐ اور آلؓ نبیؐ پر ہم قرباں
بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کی شانیں ہم سمجھائیں گے

یہ چاروں خلیفہ برحق ہیں اور حسنؓ حسینؓ بھی ہیں پیارے
جنت کے جوانوں کے سید، ہم ان کی راہ دکھلائیں گے

سب یارِ نبیؐ کے پیارے ہیں اور دین کے روشن تارے ہیں
یہ سب حق کے چمکارے ہیں ہر جا پہ چمک دکھائیں گے

فرمانِ رسولِ اکرمؐ ہے مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ
میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو ہی جنت جائیں گے

سرکار مدینہ کی سنت اِک نور بھی ہے اور حجت بھی
سنت کی شمع جلا کر ہم اب ظلمت کفر مٹائیں گے

قرآن کا جلوہ سنت میں اور سنت کا صحابہؓ میں
ہم ان کی تابعداری میں باطل سے خوف نہ کھائیں گے

اے مسلم! تو مایوس نہ ہو، رکھ سچے خدا پر اپنا یقیں
اسلام تو دین فطرت ہے ہم فطرت ہی منوائیں گے

مزدور و کساں حیران ہیں کیوں، اسلام سراسر رحمت ہے
قرآن کے سایہ میں رہ کر ہم آزادی دلوائیں گے

اسلام ہے دیں اس خالق کا، انساں کو جس نے پیدا کیا
ہر ذرہ ذرہ پیدا کیا، ہم اس کی حمد سنائیں گے

یہ دنیا عالم فانی ہے، سب خلقت آنی جانی ہے
ازلی ابدی ہے ہمارا خدا ہم اس کا حکم چلائیں گے

تھا پاکستان کا مطلب کیا، بس لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ
میدانِ عمل میں آ کر ہم یہ مطلب حل کرائیں گے

اے پاکستان کے باشندو! آئین شریعت لازم ہے
ہم مسلم ہیں اللہ کے لئے، اسلام کا ڈنکا بجائیں گے

خدام اہل سنت کا ہے مظہرؔ بھی ادنیٰ خادم
ہم دین کی خاطر اِنْ شَآءَ اللّٰه پرچم حق لہرائیں گے

عبدالوحید الحنفی

حصہ دوم

کِتابُ الصّیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِی کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

رمضان المبارک کے خصوصی فضائل

روزہ کے اسرار کا بیان

روزہ ایمان کا چہارم ہے، اس لیے کہ ایک حدیث میں آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ۔

روزہ صبر کا نصف ہے۔[1]

اور فرمایا:

(۲) اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔

صبر ایمان کا نصف ہے۔[2]

---

[1] ترمذی و ابنِ ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
[2] خطیب بروایت ابو سعید

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے یعنی چوتھائی۔ اور چوں کہ روزہ کو نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اور سب ارکان اسلام میں سے ہے تو اس کی خاصیت کے سبب اس کو اوروں پر فوقیت ہے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ کا قول اس باب میں آں حضرت ﷺ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔

- (۳) کہ سب نیکیاں دس (۱۰) گنا ثواب سے سات سو (۷۰۰) گنا تک ہوں گی۔ مگر روزہ رکھنا کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّمَا هُوَ الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

یعنی صبر والوں کو ثواب ان کا بے حساب ملے گا۔

اور روزہ صبر کا آدھا ہے تو اس صورت میں اس کا ثواب بھی قانون حساب سے باہر ہو گیا۔[1]

- (۱) حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ (فارسی) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری دن ایک خطبہ دیا، اس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

[1] احیاء العلوم جلد اول باب ششم ص ۳۶۱۔

عبد الوحید الحنفی

لوگو! ایک عظیم مہینہ کی چھاؤں تم پر آ گئی ہے۔ تمہارے پاس ایک برکت والا مہینہ آ گیا ہے۔ ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

حق تعالیٰ نے اس کا قیام تم پر فرض فرما دیا ہے۔ اور اس کی رات میں بیدار رہ کر عبادت مستحب کر دی ہے۔ جو شخص اس میں کوئی نیک عمل انجام دے کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے یا اس میں کوئی فرض ادا کرے تو وہ اس طرح ہو گا جس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے۔ اور یہ مہینہ خیر خواہی کا ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ مومن کا رزق بڑھاتا ہے۔ لہٰذا اس مہینہ میں اگر کوئی کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے تو روزہ کھلوانے سے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اور جہنم سے اس کی گردن آزاد ہو جائے گی اور اسے بھی روزہ دار کے روزے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کا اجر ذرا سا بھی کم نہیں کیا جائے گا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر شخص اس قابل نہیں کہ روزہ دار کا روزہ کھلوانے کے لیے افطاری مہیا کر سکے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ یہی ثواب اسے بھی عطا فرمائے گا جو روزہ دار کا روزہ ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے یا ایک گھونٹ دودھ سے کھلوا دے۔

اس مہینہ کا آغاز رحمت ہے۔ درمیانی حصہ مغفرت ہے ۔ اور آخری حصہ جہنم کی آگ سے آزادی ہے۔

اگر کوئی اس مہینہ میں اپنے غلام کا کام ہلکا کر دے، اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اس لیے اس مہینہ میں کثرت سے چار دعائیں مانگو۔ دو دعاؤں میں تم اپنے رب کو راضی کر لوگے اور دو دعاؤں سے تمہیں چارہ نہیں۔

وہ دو دعائیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کر لوگے، یہ ہیں کہ کثرت سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پڑھتے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہو۔

اور وہ دو دعائیں جن کے بغیر تم کو چارہ نہیں یہ ہیں کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو۔ اور جہنم سے اس کی پناہ طلب کرو۔

اور اگر کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے، اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا مشروب پلائے گا جسے پینے کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔[1]

- (۲) اس کی فضیلت میں یہی جاننا کافی ہے کہ آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لخُلُوْفُ فم الصَّآئِمِ اطیّبُ عِنْدَ اللهِ

[1] غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۴۸۳۔

مِنْ رِيحِ الْمِسْکِ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَ طَعَامَه وَ شَرَابَه لِاَجْلِيْ فَالصَّوْمُ لِيْ وَ اَثَابَه۔

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اچھی ہے مشک کی خوشبو سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار اپنی خواہش اور کھانا پینا صرف میرے لیے چھوڑتا ہے تو روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔[1]

- (۳) ارشاد فرمایا: بِالْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَهُوَ مَوْعُوْدٌ بِلِقَاءِ اللهِ تَعَالٰى۔

ترجمہ: جنت کا ایک دروازہ ہے جس کو باب الریان کہتے ہیں۔ اس میں بجز روزہ داروں کے اور کوئی نہ جاوے گا۔ اور روزہ دار کو اس کے روزہ کے عوض میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا وعدہ ہو چکا ہے۔[2]

- (۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے اور آسمانوں کے دروازے رمضان کی پہلی رات ہی کھل جاتے ہیں اور رمضان کی پچھلی رات تک بند نہیں ہوتے۔

- جو بھی اللہ کا بندہ اور اس کی کنیز اس کی رات میں نماز پڑھے گی، اللہ

---

[1] بخاری۔ مسلم۔ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔
[2] بخاری۔ مسلم۔ بروایت سُہل بن سعد۔

تعالیٰ اس کے لیے ہر سجدے کے عوض ایک ہزار سات سو نیکیاں لکھے گا۔

- اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا محل بنائے گا جس کے ستر ہزار دروازے ہوں گے۔
- جس کے چوکھٹے سونے کے سرخ یاقوت سے جڑاؤ ہوں گے۔ پھر جب کوئی رمضان کا پہلا روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے رمضان کے پچھلے دن تک کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور یہ روزہ اگلے رمضان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر روزہ کے عوض روزہ دار کے لیے جنت میں ایک محل تیار ہوتا ہے۔ جس کے سونے کے ایک ہزار دروازے ہوتے ہیں اور روزہ دار کے لیے صبح سے غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے ہر سجدے کے عوض خواہ دن میں کیا ہو یا رات میں، جنت میں ایک درخت عطا کیا جاتا ہے۔ جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال تک چلنے کے باوجود اسے طے نہیں کر سکتا۔[1]
- (۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر عمل جو میرا امتی کرتا ہے علاوہ روزے کے، دس سے

[1] غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۴۸۴۔

لے کر سات سو تک بڑھتا ہے۔ روزے کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا صلہ دوں گا۔

- بندہ میری خاطر اپنی شہوت اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت اور ایک خوشی اس وقت ہوگی جب رب سے ملاقات ہوگی۔[1]

لیلۃ القدر کی فضیلت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ	فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾
بے شک نازل کیا ہم نے اس (قرآن) کو	شب قدر (عزت والی رات) میں

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ	مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾
اور تجھے کس نے بتایا کہ	کیا ہے؟ لیلۃ القدر

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬	خَیۡرٌ	مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۳﴾
لیلۃ القدر (عزت والی رات)	بہتر ہے	ہزار مہینوں سے

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ	وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا	بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ

[1] غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۴۹۱۔

باِجازت ان کے رب کے	اور روح اس میں	نازل ہوتے ہیں فرشتے

سَلٰمٌ	مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾
سلامتی کی رات ہے	ہر کام (کے سرانجام دینے) کو

هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾
صبح طلوع ہونے تک

فضیلت سورت قدر

- (۱) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں لکھا ہے کہ میں نے ایک معتبر عالم سے یہ بات سُنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عمریں چوں کہ تھوڑی ہیں اس لیے اس کے اعمال دوسری امتوں کے اعمال کے برابر تو نہیں ہوسکتے تھے۔ کیوں کہ ان کی عمریں زیادہ تھیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر عطا ہوئی۔ جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

- (۲) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن اُن کی امت کی عمریں دکھلائی گئیں کہ ساٹھ ستر برس کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ ہوا کہ میری امت کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلہ میں تھوڑی ہیں۔ پہلی امتیں اعمال اور ثواب میں بڑھ جائیں گی اور میری امت شرمندہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی تسلی کے لیے یہ سورۂ قدر نازل فرمائی۔

- (۳) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ القدر ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ یعنی اس کے پڑھنے سے چوتھائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔(روح المعانی)[1]

شب قدر کی فضیلت

یعنی ہزار مہینے کے ثواب سے شب قدر کی عبادت کا ثواب بڑھا ہوا ہے۔

لیلۃ القدر کے معنیٰ قدر کے ایک معنیٰ عظمت و شرف کے ہیں۔

- (۱) ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس رات کو لیلۃ القدر اس وجہ سے کہا گیا کہ جس آدمی کی اس سے پہلے اپنی بے عملی کے سبب کوئی قدر و قیمت نہ تھی، اس رات میں توبہ و استغفار اور عبادت کے ذریعہ وہ صاحب قدر و شرف بن جاتا ہے۔
- (۲) قدر کے دوسرے معنیٰ تقدیر و حکم کے بھی آتے ہیں۔ اس معنیٰ کے اعتبار سے لیلۃ القدر کہنے کی وجہ یہ ہو گی کہ تمام مخلوقات کے لیے جو تقدیر ازلی میں لکھا تھا اس کا جو حصہ اس سال میں رمضان سے آئندہ رمضان تک پیش آنے والا ہے۔ وہ اس رات میں ان

[1] درسی تفسیر پارہ تیس ص ۳۳۴۔

فرشتوں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے جو تدبیر کائنات و تنفیذِ امور پر مامور ہیں۔اس میں ہر انسان کی موت وحیات اور بارش ورزق وغیرہ کی مقررہ مقداریں فرشتوں کو لکھوادی جاتی ہیں۔

- یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال حج نصیب ہو گا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔اور جن فرشتوں کے یہ جملہ امور حوالہ کیے جاتے ہیں وہ بقول ابنِ عباس رضی اللہ عنہ چار ہیں: (۱) اسرافیل (۲) میکائیل (۳) جبرئیل (۴)عزرائیل علیہم السلام

لیلۃ القدر اور لیلہ مبارکہ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ﴿۳﴾ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ﴿۵﴾

بے شک اُتارا ہم نے اس (قرآن) کو برکت والی رات میں۔در حقیقت ہم ہیں ڈرانے والے اسی رات میں فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا حکم ہو کر ہمارے پاس سے۔بے شک ہم ہیں بھیجنے والے رسولوں کو

لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بھی جمہور مفسرین وعلمائے محققین کے نزدیک شب قدر ہی مراد ہے۔کیوں کہ اس شب میں حق تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر بے شمار

- (۱)برکات کانزول ہوتا ہے۔
- (۲)ملائکہ اور روح اترتے ہیں۔
- (۳)شام سے صبح تک تجلی ربانی بندوں کی طرف متوجہ رہتی ہے۔
- (۴)صلحاء اور عباد کے مراتب بلند ہوتے ہیں۔
- (۵)نزول قرآن کا بھی آیتِ مذکورہ میں ذکر ہے کہ اسی شب میں اُترا۔

اسی طرح دوسرے پارہ کی آیت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

(مہینہ رمضان کا جس میں نازل کیا گیا قرآن)

سے معلوم ہوا کہ قرآن ماہ رمضان میں نازل ہوا۔

تیسری آیت سے یہ بات صاف سمجھ میں آ جاتی ہے کہ قرآن مقدس لیلۃ القدر میں نازل ہوا۔ اور اسی شب کو لیلہ ٔمبارکہ بھی فرمایا گیا ہے۔ اور رات لیلۃ القدر یا لیلہ ٔمبارکہ رمضان میں تھی جس میں قرآن کانزول ہوا۔

- (۲) تفسیر روح المعانی میں ایک روایت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی منقول ہے کہ

رزق و موت و حیات وغیرہ کے فیصلے نصف شعبان کی رات میں لکھے جاتے ہیں۔ اور شب قدر میں وہ فرشتوں کے حوالہ کیے جاتے ہیں۔

- بعض حضرات نے لیلہ مبارکہ سے شب برأت مراد لے کر

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (سورۃ دخان)

(اس رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا)

- کا تعلق اس سے جوڑا ہے۔ اور اس طرح تطبیق دی ہے کہ ابتدائی فیصلے امور تقدیریہ کے اجمالی طور پر شب برأت میں ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کی تفصیلات شب قدر میں لکھ کر فرشتوں کے حوالہ کر دی جاتی ہے۔ اس کی تائید ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے بھی ہوتی ہے۔ جس کو بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت ابوالضحیٰ رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے۔
- (۳) مہدوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس شب میں امور تقدیریہ کے فیصلے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو امور تقدیر الٰہی سے پہلے (ازل میں طے شدہ تھے۔ وہ اس رات میں متعلقہ فرشتوں کے سپرد کر دیے جاتے ہیں۔
- کیوں کہ قرآن و سنت کی دوسری نصوص اس پر شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلے انسان کی پیدائش سے بھی پہلے ازل ہی میں لکھ دیے تھے۔ تو اس رات میں طے کرنے اور لکھنے کا حاصل یہی ہو سکتا ہے کہ سال بھر کا نظام ملائکہ مدبّرین کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ (کما قالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ) (درسی تفسیر پارہ تیس ص ۳۴۷)

فضائل لیلۃ القدر

شب قدر کے فضائل میں بہت سی احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں۔ ہم اختصاراً ان میں سے چند احادیث کا مفہوم بطور نمونہ لکھتے ہیں۔

- (۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہو، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔
- (۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر ایک مہینہ ایسا آیا ہے کہ جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا تو گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی خیر سے تو صرف بدنصیب ہی محروم رہتا ہے۔
- (۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کے لیے جو کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہا ہو، دعاء رحمت کرتے ہیں۔ (الحدیث)
- (۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں رسول

اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

جب شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کو لے کر زمین پر اُترتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے۔ جس کو وہ کعبۃ اللہ پر قائم فرما دیتے ہیں۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو (۱۰۰) بازو ہیں جن میں سے دو بازو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں، جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں۔ اس سے مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں:

اے فرشتوں کی جماعت اب چلو۔ فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد ﷺ کی امت کے مؤمنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی۔ اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ چار شخص کون ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (۱) ایک شراب کا عادی۔ (۲) دوسرا والدین کا نافرمان۔

(۳) تیسرا رشتہ ناطہ توڑنے والا۔ (۴) چوتھا دل میں کینہ رکھنے والا۔

- (۵) ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر میں وہ تمام فرشتے جن کا مقام سدرۃ المنتہیٰ پر ہے، جبرئیل علیہ السلام امین کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں۔ اور کوئی مومن (مرد یا عورت) ایسا نہیں ہوتا کہ وہ اس کو سلام نہ کرتے ہوں۔ بجز اس شخص کے جو شراب پیتا یا سور کا گوشت کھاتا ہو۔[1]

لیلۃ القدر کی تعین

شب قدر کون سی تاریخ میں ہوتی ہے؟ اس کے بارے میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

- (۱) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ وہ تمام سال میں دائر رہتی ہے۔ چناں چہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اور در منثور کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص تمام سال کی راتوں میں جاگے وہ شب قدر کو پاسکتا ہے۔ یعنی وہ تمام سال کے دائر رہتی ہے۔
- (۲) دوسرا قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ تمام رمضان میں دائر رہتی ہے۔ جیسا کہ بہت سی احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

---

[1] بحوالہ درس تفسیر پارہ تیس ص ۳۳۸

- (۳) صاحبین (امام یوسف رحمہ اللہ۔ امام محمد رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ شب قدر تمام رمضان میں ہے۔ کوئی ایک متعین رات ہے جو معلوم نہیں۔
- (۴) امام مالک رحمہ اللہ و امام احمد رحمہ اللہ بن حنبل کا قول یہ ہے کہ وہ رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں میں دائر رہتی ہے۔ ایک روایت میں امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی اسی کے موافق منقول ہے۔
- (۵) بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ فِی الۡعَشۡرَہ الۡاَوَاخِرِ مِنۡ رَمۡضَانَ۔

یعنی شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو۔

- (۶) اور مسلم میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

فَاطۡلُبُوۡهَا فِی الۡوِتۡرِ مِنۡهَا۔

یعنی شب قدر کو رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔[1]

---

1 تفسیر مظہری

لیلۃ القدر مخفی کیوں ہے؟

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس لیے باہر تشریف لائے کہ ہمیں شب قدر کی اطلاع دیں۔ مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے آیا تھا مگر فلاں فلاں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ اس وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی۔ ممکن ہے کہ یہی تمہارے لیے بہتر ہو۔ لہٰذا اب اس رات کو نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔ (بخاری شریف)

لیلۃ القدر کے اوقات کی اہمیت

- (۱) ابنِ ابی حاتم نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک مجاہد کا ذکر کیا۔ فرمایا جو مسلسل ایک ہزار ماہ تک جہاد میں مشغول رہا اور کبھی ہتھیار نہیں اُتارے۔ مسلمانوں کو یہ بات سن کر تعجب ہوا۔ اس پر سورۃ قدر نازل ہوئی۔ جس میں اُمّت کے لیے صرف ایک رات کی عبادت کو اس مجاہد بنی اسرائیل کی عمر بھر یعنی ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر قرار دیا گیا۔
- (۲) ابنِ جریر رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دوسرا واقعہ یہ ذکر کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا کہ وہ ساری رات عبادت میں

مشغول رہتا اور صبح سے شام تک جہاد کرتا۔ اس نے ایک ہزار مہینہ تک مسلسل یہ عمل کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر نازل فرمائی۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو افسوس اور غم اس کا ہوا تھا کہ ہماری عمریں اتنی کہاں ہیں جو ہم اتنی عبادت کر سکیں تو اس سورۃ کے ذریعہ ان کو تسلی و تشفی بھی دے دی گئی۔ اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بھی تمام امتوں پر ثابت فرمادی گئی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شب قدر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے۔

ایک ہزار ماہ کو رات میں تقسیم کریں

غروب آفتاب سے انتہائے سحر طلوع فجر تک اگر رات ۱۰ گھنٹے ہو تو اس طرح اس رات کا ایک ایک منٹ اگر حساب لگائیں تو کتنا قیمتی ہے۔

شب قدر درج ذیل سالوں، مہینوں، دنوں، گھنٹوں اور منٹوں کے برابر ہے:

وقت شب قدر	مہینے	دن	سال	ماہ	دن	گھنٹے
۱۰ گھنٹے کی رات	۱۰۰۰ ماہ	ـ	۸۳ سال	۴ ماہ	ـ	ـ
۵ گھنٹے کی مدت	۵۰۰ ماہ	ـ	۴۱ سال	۸ ماہ	ـ	ـ
۲½ گھنٹے مدت	۲۵۰ ماہ	ـ	۲۰ سال	۱۰ ماہ	ـ	ـ
سوا گھنٹہ مدت	۱۲۵ ماہ	ـ	۱۰ سال	۵ ماہ	ـ	ـ
۳۷ منٹ	۶۲ ماہ	۱۵ دن	۵ سال	۲ ماہ	۱۵ دن	ـ
۱۹ منٹ	۳۱ ماہ	۷ دن	۲ سال	۱ ماہ	۷ دن	ـ
۹½ منٹ	۱۵ ماہ	ـ	۱ سال	۴ ماہ	۷ دن	ـ
۵ منٹ	۸ ماہ	ـ	ـ	۸ ماہ	ـ	ـ

۲½ منٹ	۴ ماہ	-	-	۴ ماہ	-	-

اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی قدر کرنے کی سعادت نصیب کریں۔

ہزار مہینوں کی خصوصیت

ہزار مہینوں کی خصوصیت یہ ہے کہ اعداد میں انتہائی عدد یہی ہے۔ ہزار سے آگے گنتی نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حساب کا جو آخری عدد ہے، اس کی فضیلت اس سے بھی زیادہ ہے۔ جس کا علم صرف حق تعالیٰ شانہٗ کو ہے۔

(۲) پھر سال کا ذکر نہ فرمایا کہ اس میں رات اور دن سب ہی آجاتے ہیں۔ کیوں کہ عرب کے نزدیک ماہ کا حساب چاند سے ہوتا ہے۔ جس کا محل رات ہے۔ اور رات کی خصوصیت کی جانب اس سے اشارہ ہوتا ہے۔ شمسی سال دنوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر شمسی حساب قمری کی بہ نسبت پوشیدہ ہے۔

ہر شخص اس کے حساب سے واقف نہیں۔ اور قمری سے سب واقف ہیں کیوں کہ وہ مشاہد ہے۔

پھر جس طرح چاند کی تجلی ظلمتِ شب میں ظہور کر کے اس کو روشن کرتی ہے اسی طرح شب قدر میں تجلی ربانی و انوار ملائکہ نورانی سے یہ ظلمت کدۂ عالم جگمگا جاتا ہے۔ اور عابدین کے قلوب منور ہو جاتے ہیں۔

اس لیے چاند کے حسان کو ملحوظ رکھ کر الف شھر فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔[1]

علامات شب قدر

- (۱) وہ رات کھلی ہوئی روشن چمک دار صاف شفاف ہوتی ہے۔
- (۲) معتدل ہوتی ہے، نہ زیادہ سرد نہ زیادہ گرم
- (۳) کثرتِ انوار کی وجہ سے چاند کھلا ہوا ہوتا ہے۔
- (۴) اس رات میں صبح تک ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔
- (۵) اس رات کی صبح کو آفتاب ہموار ٹکیہ کی طرف بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔ جیسا کہ چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔
- (۶) اس کی صبح کو طلوع آفتاب کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا جاتا ہے۔
- (۷) عبدۃ بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان کی ستائیسویں شب کو سمندر کا پانی چکھا تو بالکل میٹھا تھا۔
- (۸) ایوب خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہو گئی۔ میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو وہ بالکل میٹھا تھا۔ یہ تئیسویں شب کا قصہ ہے۔
- (۹) عثمان بن العاص کا ایک غلام تھا۔ اس نے سالہا سال کشتیوں کی

عبدالوحید

[1] درسی تفسیر پارہ تیس ص ۳۴۴

ملاحی کی تھی۔ ایک دن کہنے لگا دریائی عجائبات میں سے ایک چیز میرے تجربہ میں آئی ہے کہ عقل حیران ہے۔ وہ یہ ہے کہ دریائے شور کا پانی ایک رات میں میٹھا ہو جاتا ہے۔ عثمان بن العاص نے اس سے کہا کہ جب وہ رات آئے تو مجھے بتلانا۔ اس غلام نے رمضان کی ستائیسویں شب کو ان سے کہا کہ وہ آج کی رات ہے۔

- (۱۰) مشائخ نے لکھا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے۔ حتیٰ کہ درخت بھی زمین پر گر جاتے ہیں اور پھر اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (لیکن ان امور کا تعلق کشف سے ہے۔)[1]

شب قدر کی دعا

- (۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

اے اللہ آپ بہت معاف فرمانے والے ہیں۔ اور معافی کو پسند کرتے ہیں۔ میری خطائیں معاف فرما دیجیے۔

- یہ دعا نہایت ہی جامع ہے۔ اگر حق تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے

[1] درسی تفسیر پارہ تیس ص ۳۴۲

آخرت کا مطالبہ معاف فرمادیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے۔

- (۲) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس رات میں دعاء میں مشغول ہونا دوسری عبادات سے زیادہ بہتر ہے۔
- (۳) ابنِ رجب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مختلف عبادات (تلاوت، نماز، ذکر، مراقبہ وغیرہ) کرنا بہتر ہے۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات میں مختلف عبادات منقول ہیں اور یہی قول زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم

روزہ کے اسرار اور باطنی شرائط

روزہ کے تین درجے ہیں: ۱۔ ایک روزہ عوام کا ہے۔ ۲۔ ایک روزہ خواص کا ہے۔ ۳۔ اور ایک اخص خواص کا۔

عوام کا روزہ یہ ہے کہ پیٹ اور شرمگاہ کو ان کی خواہش ادا کرنے سے روکا جائے۔ جیسا کہ اوپر اس کی تفصیل گزری۔[1]

خواص کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضاء کو گناہ سے روکا جائے۔

اس قسم کا روزہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے سوا اور چیزوں میں فکر کرنے اور دنیا میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں جو دنیا کہ دین کے لیے مقصود ہوتی ہے، اس کا فکر اس روزہ کو افطار نہیں کرتا۔ کیوں کہ وہ زاد آخرت ہے، دنیا میں سے نہیں۔ یہاں تک کہ اہل دل فرماتے ہیں کہ

[1] احیاء العلوم جلد اول ص ۳۶۱ سے ص ۳۶۴ تک دیکھیے۔

جس شخص کی ہمت دن کو اسباب میں مصروف ہو کہ افطار کی چیز کی تدبیر کر لینی چاہیے تو اس پر خطا لکھی جائے گی۔

اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ کے فضل پر اعتماد نہ کیا۔ اور اس کے رزق موعود پر یقین تھوڑا ہوا۔ اور یہ رتبہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا ہے۔

ہم اس مرتبہ کی تفصیل میں تقریر قولی کو طول نہیں دیتے مگر عمل کی رو سے اس کی تحقیق بتاتے ہیں۔ کہ وہ روزہ اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ تمام ہمت اللہ تعالیٰ کی طرف آدمی متوجہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے غیر سے منہ پھیر لے۔ اور اس آیت کا مضمون اس پر چھا جاوے

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ

کہہ اللہ پھر چھوڑ دے ان کو اپنی بک بک میں کھیلا کریں۔

اخص خواص کا روزہ یعنی نیک بخت لوگوں کا جو اعضاء کو گناہوں سے باز رکھنے سے ہوتا ہے۔ وہ چھ (۶) باتوں سے پورا ہوتا ہے۔

- (۱) **اوّل نظر کا نیچے رکھنا** اور جو باتیں بری اور مکروہ ہیں ان کی طرف اس کو نہ جانے دینا۔

اور جن چیزوں کے دیکھنے سے دل ہٹتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہوتی ہو اُن سے نظر کو روکنا۔

آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ نظر کرنا ایک زہر کا بجھا ہوا تیر ہے شیطان کے تیروں میں۔ جو کوئی اس کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ترک

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان عنایت فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پاوے گا۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَمْسٌ یفطر اَلصَّائِمِ الکَذبُ وَ الْغِیْبَۃَ وَ النَّمِیْمَۃَ وَ الْیَمِیْنَ اَنَّظرۃ بِشَھْوَۃ۔

ترجمہ: پانچ چیزیں روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہیں۔ جھوٹ اور چغلی اور جھوٹی قسم اور شہوت سے دیکھنا۔[1]

- (۲) **دوم زبان کا بند رکھنا** اور بیہودہ بات اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور فحش اور ظلم اور جھگڑے اور بات کاٹنے سے اور سکوت کو اس پر لازم کرنا۔ اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں مصروف رکھنا کہ زبان کا روزہ ہے۔
- سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غیبت روزہ کی مفسد ہے۔ اس روایت کو ان سے بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اور لیث رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے راوی ہیں کہ دو خصلتیں روزے کی مفسد ہیں۔ غیبت اور جھوٹ۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

روزہ سپر ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو فحش نہ بکے، نہ جہالت

[1] ازدی در ضعفاء از عمر بن جابان عن انس رضی اللہ عنہ۔ احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ج ا ص ۳۶۴

کرے۔ اور اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو چاہیے کہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

- (۳) **سوم بری بات کے سننے سے کانوں کو باز رکھنا**
- اس واسطے کہ جن امور کا کہنا حرام ہے۔ ان کا سُننا بھی حرام ہے۔ اور ہمیں اس جہت، اللہ تعالیٰ نے سُننے والوں اور حرام خوروں کو برابر ذکر فرمایا۔ چناں چہ ارشاد فرمایا:

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ

بڑے جاسوس جھوٹ کہنے کو اور بڑے حرام کھانے والے۔

- اور فرمایا:

لَوْ لَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ

کیوں نہیں منع کرتے ان کے درویش اور عالم گناہ کی بات کہنے سے اور حرام کھانے سے۔

- پس غیبت کو سن کر خاموش رہنا حرام ہے۔ اور فرمایا:

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔ (بے شک تم بھی ان کے برابر ہوئے)

- اور اسی نظر سے آں حضرت ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُغْتَابُ وَ الْمُسْتَمِعُ شَرِيْكَانِ فِي الْاِثْمِ۔

غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

- (۴) چہارم ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو بری باتوں سے روکنا
- اور افطار کے وقت شکم کو شبہات سے باز رکھنا۔ کیوں کہ اگر حلال سے دن بھر بند رہے حرام پر افطار کیا تو روزہ کچھ نہ ہوا۔
- ایسے روزے والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک محل بنائے اور ایک شہر کو منہدم کرے۔ اس لیے کہ حلال کھانے کی کثرت ہی مضر ہوتی ہے اور روزہ اس کی کمی کے لیے ہوتا ہے۔
- اور جو شخص کہ بہت سی دوا کھانے کے ضرر سے ڈر کر زہر کھانا اختیار کرے وہ بے وقوف ہے۔ اور حرام کھانا ایک زہر ہے جو دین کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حلال ایک دوا ہے کہ اس کو کمتر کھانا مفید اور زیادہ کھانا مُضِر ہے۔ روزے سے غرض حلال کی کمی سے ہے۔
- آں حضرت ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَائِمَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِ الاَّ الْجُوْعَ وَ الْعَطَشُ۔ (بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزہ سے بجز بھوک اور پیاس کے اور کچھ نہیں)[1]
- اس میں بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مراد اس شخص سے ہے جو حرام پر افطار کرے اور بعضوں کا یہ خیال ہے کہ وہ شخص مراد ہے جو طعام حلال سے رُکا رہے۔ اور افطار لوگوں کے گوشت یعنی غیبت سے

---

[1] نسائی در مکارم الاخلاق بروایت ابنِ مسعود۔ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۶۵

کرے جو حرام ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص مقصود ہے جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے نہ بچاوے۔[1]

- (۵) پنجم۔ افطار کے وقت حلال غذا اتنی بہت نہ کھائے کہ پیٹ تن جائے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا بُرا نہیں جتنا شکم جو حلال سے پُر ہے۔
- اور ایک وجہ یہ ہے کہ روزہ سے آدمی شیطان کو کس طرح دبائے گا۔ اور شہوت کو کیسے توڑے گا۔ جس صورت میں کہ تمام دن کی بھوک پیاس کا تدارک افطار کے وقت کر لے گا۔
- اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کے اقسام روزہ میں ہی ہوتے ہیں۔ چناں چہ عادت ٹھہر گئی ہے کہ سب کھانوں کو رمضان کے لیے رکھ چھوڑتے ہیں اور رمضان میں اتنا کھا جاتے ہیں کہ ان دنوں میں کئی مہینے میں بھی نہ کھاویں۔ اور ظاہر ہے کہ روزہ سے مقصود پیٹ خالی رکھنا اور خواہش کا توڑنا ہے۔ بایں غرض کہ نفس تقویٰ پر قوی ہو جائے۔ اور جس صورت میں کہ صبح سے شام تک تونے معدہ کو ٹالا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہش جوش میں آئی اور رغبت قوی ہوئی۔ پھر لذیز چیزیں کھائیں اور خوب سیر کر دیا۔ تو صاف بات ہے کہ اس کی لذت اور قوت دوبالا ہو گئی۔ اور وہ خواہشیں ابھریں گی اور

---

[1] احیاء العلوم ج۱، ص۳۶۶

بالغرض بے روزہ رہتا تو نہ ابھرتیں۔

- غرضیکہ روزہ کی روح اور اصل یہ ہے کہ جو قوتیں برائیوں کی طرف کھینچنے کے وسیلے اور شیطان کی دوا ہیں وہ ضعیف ہو جائیں۔ اور یہ بات بدوں کم کھانے کے میسر نہیں ہوتی۔ یعنی اتنی ہی غذا کھاوے جتنی بدوں روزہ رکھنے کے ہر شب میں معمول تھا۔
- اور جس صورت میں کہ دوپہر کی غذا اور شب کی غذا کو ایک ساتھ کھالیا تو روزہ سے فائدہ نہ ہو گا۔
- بلکہ مستحب یہ ہے کہ دن کو بہت نہ سوئے تاکہ بھوک اور پیاس کو معلوم کرے اور قوتوں کے ضعیف ہونے پر آگاہ ہو۔ اور کچھ ایک ضعف رات کو بھی بنا رہے تاکہ تہجد اور وظائف پر آسانی ہو۔
- اور کیا عجب ہے کہ اس صورت میں شیطان اس کے دل کے گرد نہ پھٹکے اور وہ آسمان کے ملکوت دیکھ لے اور شب قدر اسی رات کا نام ہے۔ جس میں کچھ ملکوت آدمی پر منکشف ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول سے بھی یہی مراد ہے۔ فرمایا:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ

- جو شخص اپنے دل اور سینے کے درمیان میں غذا کی آڑ کرے گا وہ اس سیر ملکوت سے محجوب رہے گا۔ اور جو آدمی اپنا معدہ خالی رکھے گا اس کو بھی حجاب دور ہونے کے لیے اسی قدر کافی نہیں۔ جب تک

کہ اپنی ہمت کو غیر اللہ سے خالی نہ کرے کہ تمام بات یہی ہے اور اس سب کی اصل غذا ہی کی کمی ہے۔[1]

- (٦) ششم افطار کے بعد دل خوف ورجا سے وابستہ رہنا چاہیے
- کیوں کہ معلوم نہیں کہ اس کا روزہ مقبول ہو کر مقربین کے زمرہ میں اس کا شمار ہو یا روزہ نامنظور ہو۔ اور خفگی کے مستحقوں میں مقصور ہو۔ اور ہر عبادت کے فارغ ہونے پر اسی طرح کا حال ہونا چاہیے۔

چناں چہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

- عید کے دن ان کا گذر کسی قوم پر ہوا جو ہنس رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینے کو اپنی مخلوق کے لیے دوڑ نے کا میدان مقرر فرمایا ہے کہ سب آدمی اس کی اطاعت کے لیے اس کے اندر دوڑیں۔ تو کچھ لوگ آگے بڑھ کر اپنے مطلب کو پہنچ گئے اور کچھ لوگ پیچھے رک کر ناامید ہوئے۔ پس جس روز میں کہ جلدی کرنے والے اپنے مطلوب کو پہنچے اور باطل والے محروم رہے، اس روز میں ہنسی اور کھیل کرنے والے سے بڑا تعجب ہے۔ بخدا اگر حقیقت حال واضح کر دی جائے تو مقبول آدمی کو اتنا سرور ہو کہ اس کو کھیل سے باز رکھے اور نامنظور کو اتنا غم ہو کہ اس کو ہنسی سے روک

---

[1] احیاء العلوم باب ششم ج ا، ص ٣٦٦

دے۔[1]

- احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ تم بوڑھے بزرگ شخص ہو اور روزہ تم کو ضعیف کر دیتا ہے۔ بہتر ہے کہ اس کے لیے کوئی اور سبیل کرو۔
- فرمایا: روزہ کو ایک بڑے لمبے سفر کے لیے تیار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طاعت پر صبر کرنا، اس کے عذاب پر صبر کرنے کی نسبت بہت آسان ہے۔ بالجملہ روزہ میں چھ باتیں باطنی یہ تھیں جو مذکور ہوئیں۔[2]

فقہاء کی رعایت

اب اگر یہ کہو کہ جو شخص شکم اور شرمگاہ کی شہوت سے باز رہنے پر کفایت کرتا ہے۔ اور ان باتوں کو بجا نہیں لاتا تو فقہا یہ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے۔

پس اس کے کیا معنیٰ ہیں کہ فقہا درست بتاویں اور تم صحیح نہیں بتاتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ظاہر کے فقہا ظاہر کی شرطوں کا اثبات ایسی دلیلوں سے کرتے ہیں جو باطنی شرطوں میں ہماری بیان کی ہوئی دلیلوں سے نہایت ضعیف ہیں۔

خصوصاً غیبت وغیرہ کے باب۔ مگرچوں کہ فقہا ظاہری حکم ایسی چیز

---

[1] احیاء العلوم ج۱، ص ۳۶۷

[2] احیاء العلوم ج۱، ص ۲۶۷

پر لگاتے ہیں جس میں غافل اور دنیا کے متوجہ لوگ بھی داخل ہو سکیں اس لیے ان کو شروط ظاہری کے بموجب صحیح کہنا پڑا ہے۔

علمائے آخرت کی غرض صحت سے قبول ہونا ہے

اور قبول ہونے سے ان کی مراد مقصود کو پہنچنا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اَخلَاق میں جو ایک خُلق صمدیت ہے یعنی بھوک اور پیاس وغیرہ کا نہ ہونا اس کو اپنی عادت کریں۔ اور شہوات سے رکنے میں حتی الوسع فرشتوں کی اقتدا کریں کہ وہ شہوات سے پاک ہوں۔

اور انسان کا مرتبہ چوپایوں کے مرتبہ سے تو اوپر ہے۔ اس لیے کہ نورِ عقل سے اپنی شہوات کے توڑنے پر قادر ہے اور فرشتوں کے مرتبہ سے نیچے ہے، بایں وجہ کہ اس پر شہوات غالب ہیں اور ان کو دبانے میں مبتلا کیا گیا ہے۔ اس لیے جب کبھی شہوات میں ڈوبتا ہے تو اَسفَل السَّافِلِیْن میں اُتر جاتا ہے۔ اور بہائم کے زمرہ میں لاحق ہو جاتا ہے۔

اور جس وقت کہ شہوات کو اکھاڑتا ہے تو اَعْلٰی عِلِّیِّیْن کی طرف اُبھر کر فرشتوں کے کنارہ سے جا لگتا ہے۔ اور فرشتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہیں اور جو کوئی ان کا اقتدا کرتا ہے اور ان کی سی عادتیں اختیار کرتا ہے وہ بھی ان کی طرح خدا تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ کہ قریب ہم شکل بھی قریب ہوتا ہے اور یہ قُرب مکان اور فاصلہ کے اعتبار سے

نہیں بلکہ صفات کے لحاظ سے ہے۔[1]

روزہ کے معنیٰ

اور اس کی اصل کے سمجھنے سے یہ معلوم ہو گیا کہ جو کوئی کھانے اور صحبت سے بچا رہے اور گناہوں کے ارتکاب سے روزہ افطار کرے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی وضو میں اپنے کسی عضو پر تین بار مسح کرے کہ ظاہر میں تو تین بار ہو گیا مگر اصل مقصود جو دھونا تھا وہ چھوڑ دیا، تو اس کی نماز بباعث اس کی جہالت کے اس پر واپس کی جائے گی۔

اور جو شخص کہ کھانے سے افطار کرے اور اپنے اعضاء کو برائیوں سے باز رکھے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ وضو میں کوئی اپنے اعضاء کو ایک ایک بار دھوئے تو اس کی نماز ان شاء اللہ مقبول ہو گی کہ اس نے اصل فرض کو ادا کیا، گو فضیلت کا تارک ہو۔

اور جو شخص کھانے پینے سے بھی روزہ رکھے اور اعضاء سے بھی روزہ رکھے یعنی ان کو برائیوں سے روکے اس کی مثال ایسی ہے کہ ہر ایک عضو کو تین بار دھوئے۔ تو یہ شخص اصل اور فضیلت دونوں کا جامع ہو گا جو کہ مرتبہ کمال ہے۔[2]

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے روزے نصیب کرے۔ آمین۔

---

1 احیاء العلوم ج ۱، ص ۳۶۷

2 احیاء العلوم ج ۱، ص ۳۶۸

روزہ کی اصل

پس جب کہ روزہ کی اصل ارباب عقل اور اہل دل کے نزدیک یہ ٹھہری تو ایک غذا کے دیر کر دینے اور شام کو دونوں کو ایک ساتھ کھا لینے اور دن بھر اور شہوات میں ڈوبے رہنے سے کون سا فائدہ ہے۔ اور اگر اس جیسے روزہ سے بھی فائدہ ہوتا تو اس حدیث شریف کے کیا معنیٰ ہیں:

كَمْ صَائِم لَيْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِه اِلَّا الْجُوْعَ وَالْعَطَشُ

ترجمہ: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزہ سے بجز بھوک پیاس کے اور کچھ نہیں۔[1]

عبدالوحید الحنفی حافظ امام اہلسنّت

اور اسی وجہ سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ دانا آدمیوں کا سونا اور افطار کرنا کیا خوب ہے۔ بے وقوفوں کے روزہ اور بیداری کو کیا بُرا جانتے ہیں۔ اہل یقین اور تقویٰ کا ایک ذرہ، مغالطہ والوں کے پہاڑوں کے برابر عبادت سے افضل اور غالب ہے۔

اور اسی وجہ سے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بہت سے روزہ دار افطار کرنے والے ہیں۔ اور بہت سے افطار کرنے والے روزہ دار ہوتے ہیں۔ یعنی افطار کرنے والے روزہ دار وہ لوگ ہیں جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے محفوظ رکھ کر کھاتے پیتے ہیں اور روزہ دار افطار کرنے والے وہ ہیں کہ

[1] نسائی شریف۔ مکارم الاخلاق

بھوکے پیاسے تو رہتے ہیں مگر اپنے اعضاء کو مقید نہیں رکھتے ہیں۔[1]

آں حضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّوْمَ اَمَانَۃٌ فَلْیُحْفَظْ اَحَدُکُمْ اَمَانَتَه

ترجمہ: روزہ امانت ہے۔ چاہیے کہ تم سے ہر کوئی اپنی امانت کی حفاظت کرے۔

اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَۃَ اِلٰی اَهْلِهَا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم کو فرماتا ہے کہ پہنچادو امانتیں امانت والوں کو۔

تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھ کر ارشاد فرمایا کہ:

کان سے سننا اور آنکھ سے دیکھنا امانت ہے۔

اور اگر سُننا اور دیکھنا روزہ کی امانتوں میں سے نہ ہوتا۔ تو آپ ﷺ یہ ارشاد نہ فرماتے کہ

اگر کوئی لڑائی کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

یعنی میں نے اپنی زبان کو امانت رکھا ہوا ہے، میں اس کی حفاظت کرتا ہوں۔

تیرے جواب دینے میں اس کو کیسے چھوڑ دوں۔ اور جب کہ معلوم

---

[1] احیاء العلوم ج ۱، باب ششم ص ۳۶۷

ہوا کہ ہر عبادت کے لیے ایک ظاہر اور ایک باطن اور ایک پوست ہے اور ایک مغز ہے۔

اور اس کے پوست کے بہت سے درجے ہیں، اور ہر درجے کے بہت سے طبقات ہیں۔ تو اب تم کو اختیار ہے، چاہو تو مغز کو چھوڑ کر پوست پر قناعت کرو یا زمرۂ اہل خِرد میں داخل ہونا پسند کرو۔[1]

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں روزہ کی حقیقت نصیب کرے۔ اور اہل عقل میں شمار کرے، اور روزہ کا مغز عطا کرے۔

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفی

اڈیالہ جیل راولپنڈی (نظر بند سیل ۳)

۲۲ دسمبر ۱۹۹۸ء مطابق ۲ر رمضان ۱۴۱۹ھ بروز منگل

[1] احیاء العلوم ج ۱، باب ششم ص ۳۶۸۔

خدامِ اہلِ سُنّت کی دُعا

ازقلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)

(۲ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ...... 6 فروری 1973ء)

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے — خلوص و صبر و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے
تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں — رسولؐ اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں
وہ منوائیں نبیؐ کے چار یاروںؓ کی صداقت کو — ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو
صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں — وہ ازواجؓ نبی پاکؐ کی ہر شان منوائیں
حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو — تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو
صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا — انہوں نے کر دیا تھا روم و ایراں کو تہ و بالا
تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں — کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں
تیرے "کُن" کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل — عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل
ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو — مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو
تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی — رسول پاکؐ کی عظمت، محبت اور اطاعت کی
ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے — تیری راہ میں ہر ایک سنی مسلمان وقف ہو جائے
تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم — ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمت سے مظہر ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضواں

؎ الحمدللہ! تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

صداقت اہلسنّت والجماعت پر
محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ
کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وِزٹ کریں:
www.alhanfi.com